بھارت کا آئین

بھارت کا آئین ملک کا سب سے اعلیٰ قانون ہے۔ یہ حکومت کی ساخت، شہریوں کے حقوق، اور طرزِ حکمرانی کے اصولوں کو واضح کرتا ہے۔

آئین بھارت کو ایک مقتدر سماج وادی غیر مذہبی عوامی جمہوریہ قرار دیتا ہے، اور اپنے شہریوں کو انصاف، مساوات، اور آزادی کی ضمانت دیتا ہے۔ یہ بھائی چارے کو فروغ دینے کی کوشش کرتا ہے۔

یہ دنیا کا سب سے طویل تحریری قومی آئین ہے۔ اسے 26 نومبر 1949 کو بھارت کی دستور ساز اسمبلی نے منظور کیا اور 26 جنوری 1950 کو نافذ العمل کیا گیا۔

بھارت ہر سال 26 جنوری کو یومِ جمہوریہ کے طور پر اپنے آئین کا جشن مناتا ہے۔

آئین کی تشکیل کا عمل 2 سال، 11 ماہ، اور 18 دنوں میں مکمل ہوا، اور اسے اب تک 105 مرتبہ ترمیم کیا گیا ہے۔ اس کی جدید ترین ترمیم 15 اگست 2021 کو نافذ ہوئی۔

آئین ملک کا بنیادی قانون/ دستاویز ہے۔ آئین کو محض ایک قانون سمجھنا غلط ہوگا بلکہ یہ وہ مشینری ہے جس کے ذریعے دیگر تمام قوانین بنائے جاتے ہیں۔ تمام دیگر قوانین کو آئین کے مطابق ہونا ضروری ہے۔ یہ ایک ایسی دستاویز ہے جسے خاص قانونی حیثیت حاصل ہے، جو حکومت کے ڈھانچے اور اس کے بنیادی فرائض کو طے کرتی ہے۔

بھارتی آئین کی انفرادیت یہ ہے کہ یہ وفاقی اور وحدانی نظام کا امتزاج ہے۔

بھارتی آئین کے وفاقی پہلو یا بنیادی ڈھانچہ:

1) دوہری حکومت 2) آئین کی بالادستی 3) تحریری آئین 4) سخت آئین 5) عدلیہ کی آزادی 6) اختیارات کی تقسیم

اہم دفعات

(بنیادی حقوق، ریاستی پالیسی کے ہدایتی اصول اور بنیادی فرائض)

مساوات کا حق (دفعہ 14 تا 18)

دفعہ 14: قانون کی نظر میں مساوات اور قوانین کا مساوی تحفظ نیز قانون کی حکمرانی

دفعہ 15: مذہب، نسل، ذات، جنس یا جائے پیدائش کی بنیاد پر امتیاز کی ممانعت

دفعہ 16: سرکاری ملازمتوں میں مواقع کی مساوات　　دفعہ 17: چھوا چھوت کے خاتمے اور اس کے عمل کی ممانعت

دفعہ 18: فوجی اور تعلیمی خطابات کے علاوہ دیگر خطابات کا خاتمہ　　آزادی کا حق (دفعہ 19 تا 22)　　دفعہ 19: چھ مخصوص حقوق کا تحفظ:

(a) تقریر اور اظہار کی آزادی (b) اجتماع کی آزادی (c) تنظیم سازی کی آزادی (d) نقل وحرکت کی آزادی (e) رہائش کی آزادی (f) پیشے کی آزادی

دفعہ 20: ملزم کے حقوق یا تحفظ (1) سزا کے اصول/ پرانے قوانین:

کسی شخص کو بجز اس کے کہ اس قانون کی خلاف ورزی میں ہو، جو اس فعل کے ارتکاب کے وقت نافذ ہو، کسی جرم کا مجرم قرار نہیں دیا جائے گا جس کا اس پر بطور جرم الزام لگایا گیا ہو اور نہ اس کو اس سے زیادہ سزا دی جائے کی جو ارتکاب جرم کے وقت نافذ قانون کے تحت دی جا سکتی تھی۔

دفعہ 20 (1) قانون سازی کی حدود مقرر کرتا ہے اور ریاست کو پچھلے مجرمانہ قوانین بنانے سے روکتا ہے، تاہم یہ دیوانی قوانین پر لاگو نہیں ہوتا۔

(2) دوہری سزا: کسی شخص کے خلاف ایک ہی جرم کے لیے ایک سے زیادہ مرتبہ نہ تو مقدمہ چلایا جائے گا اور نہ اس کو سزا دی جائے گی۔

لفظ "استغاثہ" تحفظ کے دائرہ کار کو محدود کرتا ہے۔ اگر پہلے استغاثہ میں کوئی سزا نہ دی گئی ہو، تو دوسرے استغاثہ پر کوئی پابندی نہیں ہے۔

شرائط:

a. فرد کو جرم میں ملوث ہونا چاہیے۔

b. مقدمہ عدالت یا عدالتی ٹریبونل میں چلایا گیا ہو۔

c. پہلی کارروائی میں مقدمہ چلایا گیا ہو اور سزا دی گئی ہو۔

d. جرم وہی ہو جس کے لیے پہلے مقدمہ اور سزا ہوئی ہو۔

(3) خود پر گواہی دینے سے تحفظ (یعنی ملزم کی مرضی کے خلاف پولی گرافی، دماغی نقشہ سازی، اور فنگر پرنٹنگ ٹیسٹ کی ممانعت):

کسی بھی ملزم کو اپنے خلاف گواہی دینے پر مجبور نہیں کیا جا سکتا۔

دفعہ 20(3) سے فائدہ حاصل کرنے کے لیے درج ذیل شرائط پوری کی جانی ضروری ہیں:

1. گواہی کا دعوی کرنے والا ملزم ہو۔ 2. یہ اس بات سے تحفظ فراہم کرتا ہے کہ کسی کو اپنے خلاف گواہی دینے پر مجبور نہ کیا جائے۔

دفعہ 21: جان یا شخصی آزادی کا تحفظ، سوائے قانون کے مطابق طے شدہ طریقہ کار کے تحت

بھارتی آئین کے دفعہ 21 کے مطابق جان یا شخصی آزادی کا تحفظ قانون کے ذریعہ قائم کیے ہوئے ضابطہ کے سوا کسی اور طریقے سے محروم نہ کیا جائے گا۔ سپریم کورٹ نے ذاتی آزادی کی وضاحت محدود طور پر کی، جس کا مطلب جسمانی پابندی یا قید ہے۔

(الف) مینکا گاندھی کیس:

شخصی آزادی کے دائرہ کار کو وسیع کر دیا گیا ہے۔ سپریم کورٹ نے قرار دیا کہ زندگی کا حق محض حیوانی وجود تک محدود نہیں ہے بلکہ اس میں انسانی وقار کے ساتھ جینے کا حق بھی شامل ہے۔ اب یہ قانون سازی کے اقدامات کے خلاف بھی تحفظ فراہم کرتا ہے۔

(ب) اولگا ٹیلز بمقابلہ بمبئی میونسپل کارپوریشن:

زندگی اور شخصی آزادی میں روزگار کا حق بھی شامل ہے۔

دفعہ 21A:- بنیادی تعلیم کا حق

ریاست 6 سے 14 سال کے بچوں کے لیے مفت اور لازمی تعلیم فراہم کرے گی (86 ویں ترمیم 2002 کے تحت، یکم اپریل 2009 سے نافذ العمل)

دفعہ 22: گرفتاری اور حراست کے خلاف تحفظ　　استحصال کے خلاف حق (دفعہ 23 اور 24)

دفعہ 23: انسانوں کی خرید و فروخت اور جبری مشقت کی ممانعت　　دفعہ 24: بچوں کی کارخانوں وغیرہ میں ملازمت کی ممانعت

مذہب کی آزادی کا حق (دفعہ 25 تا 28)　　دفعہ 25: آزادی ضمیر اور آزادی سے مذہب قبول کرنا، اس کی پیروی اور اس کی تبلیغ

دفعہ 26: مذہبی امور کے انتظام کی آزادی　　دفعہ 27: کسی خاص مذہب کے فروغ کے لیے ٹیکس کی ادائیگی کی آزادی

دفعہ 28: مخصوص تعلیمی اداروں میں مذہبی تعلیم یا مذہبی عبادت میں شرکت کی آزادی۔　　ثقافتی اور تعلیمی حقوق (دفعہ 29 اور 30)

دفعہ 29: اقلیتوں کے مفادات کا تحفظ　　دفعہ 30: اقلیتوں کو تعلیمی ادارے قائم کرنے اور ان کا انتظام کرنے کا حق

دفعہ 31: (منسوخ)　　دفعہ 31-:A جائیداد کے حصول کے قوانین کے تحفظ وغیرہ

دفعہ 31-:B بعض قوانین اور ضوابط کی توثیق　　دفعہ 31-:C عض ہدایتی اصولوں پر عملدرآمد کرنے والے قوانین کا تحفظ

دفعہ 31-:D (منسوخ)　　آئینی علاج کا حق (دفعہ 32)

دفعہ 32: بنیادی حقوق کے نفاذ کے لیے سپریم کورٹ سے رجوع کرنے کا حق یا بنیادی حقوق کے نفاذ کے لیے فراہم کردہ طریقہ کار، جن میں درج ذیل رِٹ (Writs) شامل ہیں:

(i) ہیبس کارپس (Habeas Corpus)　　(ii) مینڈیمس (Mandamus)

(iii) پروہبیشن (Prohibition)　　(iv) سرٹیورائی (Certiorari)　　(v) کوورانٹو (Quo Warranto)

رِٹ (Writ) ایک تحریری حکم ہے جو عدالت کی طرف سے جاری کیا جاتا ہے، جس میں متعلقہ فریق کو کسی مخصوص عمل کو انجام دینے یا روکنے کا حکم دیا جاتا ہے۔

دفعہ 32-:A (منسوخ)　　دفعہ 33: پارلیمنٹ کو بنیادی حقوق میں ترمیم کرنے کا اختیار، جب ان کا اطلاق مسلح افواج وغیرہ پر ہو۔

دفعہ 34: کسی علاقے میں مارشل لاء نافذ ہونے کی صورت میں بنیادی حقوق پر پابندی۔

دفعہ 35: بنیادی حقوق کی کچھ دفعات کو نافذ کرنے کے لیے قانون سازی۔

ریاستی پالیسی کے ہدایتی اصول

دفعہ 36: ریاست کی تعریف　　دفعہ 37: ریاستی پالیسی کے ہدایتی اصولوں کا اطلاق

دفعہ 38: عوام کی فلاح و بہبود کے لیے سماجی نظام کا قیام

دفعہ 39: یونین کے نام اور حدود　　دفعہ 39A: مساوی انصاف اور مفت قانونی امداد

دفعہ 40: دیہی پنچایت کا قیام　　دفعہ 41: کام، تعلیم اور عوامی مدد کا حق

دفعہ 42: کام کے لیے منصفانہ اور انسانی حالات اور زچگی امداد کی فراہمی

دفعہ 43: مزدوروں کے لیے مناسب اجرت وغیرہ　　دفعہ 43-:A صنعتوں کے انتظام میں مزدوروں کی شراکت

دفعہ 44: شہریوں کے لیے یکساں سول کوڈ دفعہ 45: چھ سال سے کم عمر بچوں کی ابتدائی دیکھ بھال اور تعلیم کی فراہمی

دفعہ 46: پسماندہ طبقات ، پسماندہ قبائل ودیگر کمزور طبقات کی تعلیمی اور اقتصادی ترقی

دفعہ 47: غذائی معیار اور عوامی صحت کی بہتری کے لیے ریاست کی ذمہ داری

دفعہ 48: زراعت اور مویشی پروری کا نظم دفعہ 48-A: ماحولیات کے تحفظ اور جنگلات وجنگلی حیات کی حفاظت

دفعہ 49: قومی اہمیت کے حامل آثار، مقامات اور اشیاء کا تحفظ دفعہ 50 عدلیہ کی عاملہ سے علیحدگی

دفعہ 51: اندرونی امن اور تحفظ کا فروغ

بنیادی فرائض (دفعہ 51-A)

بھارت کے آئین میں بنیادی فرائض کو اصل میں شامل نہیں کیا گیا تھا۔ یہ 42 ویں اور 86 ویں آئینی ترامیم کے ذریعے شامل کیے گئے۔

دفعہ 51A: بنیادی فرائض بھارت کے ہر شہری کا یہ فرض ہوگا کہ وہ:

a. آئین پر کاربند رہے اور اس کے نصب العین اور اداروں، قومی پرچم اور قومی ترانے کا احترام کرے؛
b. ان اعلیٰ نصب العین کو عزیز رکھے اور ان کی تقلید کرے جو آزادی کی تحریک میں قوم کی رہنمائی کرتے رہے ہیں؟
c. بھارت کے اقتدار اعلی، اتحاد اور سالمیت کو مستحکم بنیادوں پر استوار کر کے ان کا تحفظ کرے؛
d. ملک کی حفاظت کرے اور جب ضرورت پڑے، قومی خدمت انجام دے؛
e. مذہبی، لسانی اور علاقائی وطبقاتی تفرقات سے قطع نظر بھارت کے عوام الناس کے مابین یک جہتی اور عام بھائی چارے کے جذبے کو فروغ دے نیز ایسی حرکات سے باز رہے جن سے خواتین کے وقار کو ٹھیس پہنچتی ہو؟
f. ملک کی ملی جلی ثقافت کی قدر کرے اور اُسے برقرار رکھے؛
g. قدرتی ماحول کو جس میں جنگلات، جھیلیں، دریا اور جنگلی جانور شامل ہیں، محفوظ رکھے اور بہتر بنائے اور جانداروں کے تئیں محبت وشفقت کا جذبہ رکھے؛
h. دانشورانہ رویے سے کام لے کر انسان دوستی اور تحقیقی واصلاحی شعور کو فروغ دے؛
i. سرکاری جائیداد کا تحفظ کرے اور تشدد سے گریز کرے؛
j. تمام انفرادی اور اجتماعی شعبوں کی بہتر کارکردگی کے لیے کوشاں رہے تاکہ قوم متواتر ترقی وکامیابی کی منازل طے کرنے میں سرگرم عمل رہے؟
k. اگر والدین یا ولی ہے، چھ سے چودہ سال تک کی عمر والے اپنے بچوں یا وارڈ جیسی کہ صورت ہو، کے لیے تعلیم کے مواقع فراہم کرے۔

بھارتی آئین کا دفعہ 243

دفعہ 243 بھارتی آئین کا وہ حصہ ہے جو پنچایتوں کے قیام، ساخت، اختیارات اور ذمہ داریوں سے متعلق ہے۔ اس کی تفصیلات سیکشن 243-A سے 243-O تک بیان کی گئی ہیں۔

مثالیں:

243-A: گرام سبھا کو گاؤں کی سطح پر ریاستی قانون ساز اسمبلی کے ذریعہ طے شدہ اختیارات اور فرائض انجام دینے کی اجازت ہے۔

243-D: پنچایتوں میں خواتین کے لیے کم از کم 1/3 نشستوں کے ریزرویشن کا تعین کرتا ہے۔

48-G: پنچایتوں کے اختیارات، اتھارٹی، اور ذمہ داریوں کی وضاحت کرتا ہے۔

گرام سبھا

گرام سبھا ایک ایسی جماعت ہے جو گاؤں کی سطح پر پنچایت کے علاقے میں شامل ہر اس شخص پر مشتمل ہوتی ہے جو انتخابی فہرستوں میں درج ہو۔ چونکہ تمام رجسٹرڈ ووٹرز گرام سبھا کے رکن ہوتے ہیں، اس لیے اس میں کوئی منتخب نمائندے نہیں ہوتے۔ مزید یہ کہ گرام سبھا پنچایتی راج نظام کی واحد مستقل اکائی ہے اور اسے کسی خاص مدت کے لیے تشکیل نہیں دیا جاتا۔

گرام سبھا کو گاؤں کی سطح پر مختلف فرائض انجام دینے کے اختیارات دیے گئے ہیں، جن میں اسکولوں اور صحت کی سہولیات کا قیام شامل ہے۔ گرام سبھا کے اختیارات اور فرائض ریاستی قانون ساز اسمبلی کے ذریعہ طے کیے جاتے ہیں۔

پنچایتوں میں ریزرویشن

ہر سطح کی پنچایت میں درج فہرست ذاتوں (SCs) اور درج فہرست قبائل (STs) کے لیے نشستوں کی ریزرویشن کا انتظام موجود ہے۔ نشستوں کو ان کی آبادی کے تناسب سے ریزرو کیا جاتا ہے۔ ریزرو نشستوں میں سے 1/3 خواتین کے لیے مختص کی جانی چاہیے۔

براہِ راست انتخابات سے پر کی جانے والی کل نشستوں میں سے بھی 1/3 خواتین کے لیے ریزرو ہوتی ہیں۔ ایک ترمیمی بل زیر التوا ہے جو خواتین کے لیے ریزرویشن کو بڑھا کر 50٪ کرنے کی تجویز پیش کرتا ہے۔ ریزرو نشستوں کو پنچایت کے مختلف حلقوں میں گردش کے اصول پر مختص کیا جا سکتا ہے۔

73 ویں آئینی ترمیم، 1992

1992 کی 73 ویں آئینی ترمیم نے بھارتی آئین میں ایک اہم اصلاح کی۔ اس نے گرام پنچایتوں کے تصور کو متعارف کرایا، جو حکومت کی تیسری سطح ہے اور عوام سے براہِ راست تعلق رکھتی ہے، اور بنیادی سطح پر مسائل کے حل کے لیے کام کرتی ہے۔

74 ویں آئینی ترمیم، 1992 (نگر پالیکا ایکٹ)

1992 کی 74 ویں آئینی ترمیم، جسے نگر پالیکا ایکٹ بھی کہا جاتا ہے، نے شہری مقامی اداروں (ULBs-Urban Local Bodies) کو آئینی حیثیت دی۔ یہ یکم جون 1993 کو نافذ ہوا۔ یہ ترمیم شہری مقامی حکومتوں، یعنی میونسپل باڈیز کے نظام کو آئینی حیثیت دینے کے لیے منظور کی گئی۔ اس نے ریاست کے مختلف سطحوں پر میونسپل باڈیز کے فرائض اور ذمہ داریوں کی تقسیم کے لیے ایک فریم ورک فراہم کیا۔ ترمیم کے ذریعے شہری مقامی اداروں کو شہروں اور قصبوں میں حکمرانی کی سب سے نچلی سطح کے طور پر قائم کیا گیا۔ منتقل شدہ اختیارات اور شہری مقامی اداروں کو مزید جوابدہ بنایا گیا اس ترمیم نے شہری مقامی اداروں (ULBs) کو مزید اختیارات اور ذمہ داریاں فراہم کیں، جن میں منصوبہ بندی، خدمات کی فراہمی، اور مالی انتظام شامل ہیں، اور اس کا مقصد شہری حکمرانی کو عوام کی ضروریات کے لیے مزید جوابدہ بنانا تھا۔

اہم نکات

- 73 ویں اور 74 ویں آئینی ترامیم نے پنچایت اور میونسپل باڈیز کو اپنے علاقوں کی ترقیاتی منصوبہ بندی کا اختیار دیا۔
- ان ترامیم نے عام لوگوں کے لیے گرام سبھاؤں اور ایریا سبھاؤں کے ذریعے اپنی جگہ کی ترقیاتی منصوبہ بندی میں شرکت کے دروازے کھول دیے۔
- گرام سبھا یا ایریا سبھا کی رکنیت کے لیے کسی انتخاب یا نامزدگی کی ضرورت نہیں؛ صرف اس علاقے میں رجسٹرڈ ووٹر ہونا کافی ہے۔
- تمام اعلیٰ ادارے، جیسے وارڈ کمیٹیاں، پنچایتیں، اور میونسپلٹیز، ترقیاتی منصوبوں کی تشکیل کے لیے گرام سبھاؤں اور ایریا سبھاؤں کی سفارشات پر غور کرنے کی پابند ہیں۔
- زیادہ تر لوگ اب بھی اس اختیار اور استحقاق سے لاعلم ہیں جو ان کے لیے دستیاب ہے۔

آندھرا پردیش میں میونسپل اداروں کے لیے وارڈ کمیٹیاں اور ایریا سبھائیں

جی۔او۔ مس نمبر 57، 2010، جو محکمہ میونسپل ایڈمنسٹریشن اور شہری ترقی، حکومتِ آندھرا پردیش کی طرف سے جاری کیا گیا، نے وارڈ کمیٹیوں اور ایریا سبھاؤں کے قیام کی بنیاد رکھی، تاکہ تمام شہریوں کو حکمرانی کے عمل میں شامل کیا جا سکے اور جمہوریت کو حقیقی معنوں میں نچلی سطح تک پہنچایا جا سکے۔

کسی علاقے کی منصوبہ بندی اور ترقی کے لیے تمام فیصلے ایریا سبھا کے اجلاسوں میں کیے جائیں گے، جو ہر 3 ماہ میں کم از کم ایک بار منعقد ہوں گے۔ وارڈ کی تمام ایریا سبھاؤں کی سفارشات کو وارڈ کمیٹیوں کے ذریعے ترقیاتی منصوبوں اور ان کے وارڈز کے مالی انتظامات میں شامل کیا جائے گا۔

ایریا سبھاؤں اور وارڈ کمیٹیوں کی یہ فراہمی جمہوریت کو نچلی سطح تک پہنچا سکتی ہے، عام لوگوں کو کلیدی فیصلہ ساز بنا سکتی ہے، اور متعلقہ منصوبہ بندی، مؤثر عمل درآمد، اور جوابدہ انتظامیہ کو یقینی بنا سکتی ہے، لیکن بدقسمتی سے، یہ اب بھی صرف کاغذات تک محدود ہے۔

وقت کا تقاضا:

شہریوں کے لیے جاگنے اور عمل کرنے کا وقت آ چکا ہے تاکہ وہ نچلی سطح سے حکمرانی میں اپنی شمولیت کو یقینی بنائیں اور بھارتی جمہوریت کو بامعنی اور مثالی بنائیں!

مرتب کنندگان: مسٹر بی۔ وارا پرسادا راؤ، وکیل، تلنگانہ ہائی کورٹ، حیدرآباد

ڈاکٹر مظہر حسین، ایگزیکٹو ڈائریکٹر، کوواپیس نیٹ ورک

ڈاکٹر ایس۔ ایم۔ فصیح اللہ (اردو ترجمہ)

اشاعت کنندہ: کوواپیس نیٹ ورک، بنڈلہ گوڑہ، چندرائن گٹہ، حیدرآباد، تلنگانہ 500005

فون: 9959517766 - ای میل: cova@covanetwork.org - ویب سائٹ: www.covanetwork.com